بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۱

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
اوش دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۶ اخاء ۱۳۴۴ ہش ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۴۵

دُعا - دُعا - دُعا

اپنے پیارے امام کی کامل شفایابی کیلئے دُعا کی خاص تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

احباب جماعت کو اخبار الفضل سے علم ہوتا رہتا ہے کہ گذشتہ دو ماہ سے زائد عرصہ سے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی ہے۔ ۱۵ اکتوبر کو حضور کی بغل میں ایک بڑا پھوڑا نکل آیا اور تین دن کے اندر اندر بائیں طرف ران پر پھوڑا نمودار ہو گیا اور تمام جسم پر پھنسیاں نکل آئیں جس سے نقاہت بڑھتی گئی۔ خون کے ٹیسٹ سے اس میں Infection معلوم ہوئی چنانچہ اس کے لئے فوری طور پر ادویہ وغیرہ شروع کر دی گئیں۔ چند دن میں بغل کا پھوڑا تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے مندمل ہونا شروع ہو گیا۔ مگر جسم کے باقی حصوں کے پھوڑے بہت آہستہ مندمل ہو رہے ہیں اور مزید حصۂ جسم پر سوزش کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

اسی دوران ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو انفلوائنزا کا حملہ بھی ہو گیا جس سے جسم میں مزید نقاہت پیدا ہو گئی۔ خون کا ٹیسٹ تین مرتبہ کیا گیا ہے۔ مگر اس میں Infection بدستور چل رہی ہے اور اس میں کمی نہیں ہوئی جو بہت قابل تشویش ہے۔ چنانچہ آج لاہور سے ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب کو بلایا گیا اور انہوں نے معائنہ کے بعد اس بات کا اظہار کیا کہ حضور کے جسم کی قوت مدافعت کم ہو رہی ہے۔ اس لئے اس موجودہ بیماری کا مقابلہ جسم نہیں کر رہا۔ چنانچہ انہوں نے علاج میں مزید ہدایات دی ہیں۔ آج رات ڈاکٹر زکی حسن صاحب بھی کراچی سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو دیکھنے تشریف لائے اور حضور کا معائنہ کر کے یہ اظہار کیا کہ حضور کے جسم پر جو پھوڑے نکل رہے ہیں اور جلد میں سوزش ہے۔ یہ خون میں جراثیم کی وجہ سے ہے اور اس کا زہر پھیل رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ بیماری ہمارے لئے بہت تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ لہذا خاکسار تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ حضرت اقدس کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے نہایت گریہ وزاری سے ان ایام میں دعائیں کریں کہ ہمارا رب جو تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک ہے حضور ایدہ اللہ کے جسم میں قوت اور طاقت پیدا فرما دے تا وہ اس بیماری کا مقابلہ کر سکے آمین اللّٰھم آمین

احباب جماعت ان ایام میں خاص طور پر نماز تہجد کا انتظام فرمادیں اور انفرادی اور اجتماعی دعاؤں کا باقاعدہ روزانہ اہتمام فرمادیں۔ نیز صدقات کا بھی انتظام فرمادیں۔ تا ہمارا آسمانی آقا ہماری تضرعات کو قبول فرما کر ہمارے محسن امام کو جلد از جلد کلی شفا عطا فرما دے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی زندگی میں خارق عادت برکت ڈالے آمین یا ارحم الراحمین

والسلام

خاکسار:- مرزا منور احمد ۲۴/۱۰/۶۵ بوقت ۱۰ بجے شب

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا سالانہ اجلاس جو یہاں ۲۲ اکتوبر کو نماز جمعہ کے بعد شروع ہوا تھا۔ دو یوم جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۳ اکتوبر کی شام کو کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ افتتاحی اور اختتامی اجلاسوں میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے خطاب فرمایا۔ اور انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ ان دو دنوں میں متعدد اجلاسوں میں قرآن مجید۔ احادیث نبوی اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کے درس سننے کے علاوہ خدام اہم علمی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر سے مستفیض ہوئے۔ نیز انہوں نے علمی اور روزمرہ مقابلہ جات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ (اجتماع کی کسی قدر تفصیلی رپورٹ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی)

ربوہ۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ مطلع فرماتے ہیں کہ گذشتہ جمعہ کو لاہور میں مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب آف سیالکوٹ کا آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن امراض چشم کے ماہر محترم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب نے کیا ہے۔ جو بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم خواجہ صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آنکھ کی بینائی بفضلہ تعالےٰ پورے طور پر عود کر آئے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

امسال ہمارے جلسہ سالانہ کا انعقاد ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل ہونا قرار پایا ہے۔

احباب ابھی سے جلسہ میں شمولیت کے لئے تیاری کریں مفصل پروگرام جلسہ سالانہ پھر شائع کیا جائے گا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اکتوبر ۶۵ء

دشمن کے مقابلہ کیلئے

ہر وقت تیار رہنا چاہیئے

ہندوستان ہمارا ایک ایسا ہمسایہ ہے کہ جب تک اس میں ایک تنگ دل متعصب اور مکار قوم برسر اقتدار رہیگی۔ اس وقت تک اس کے تمام ہمسایہ ممالک ہی نہیں بلکہ خود ہندوستان کے باشندے بھی امن سے زندگی نہیں گزار سکیں گے اور نجنت ہو کر اپنی فلاح کے لئے کام نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۸ سال کے عرصہ میں جب سے برصغیر ہند کو انگریزوں سے آزادی حاصل ہوئی ہے۔ یہ ہندو لیڈر نہ تو خود کوئی اندرونی ترقی کر سکے ہیں۔ اور نہ انہوں نے اپنے ہمسایوں کو چین سے اپنے اندرونی معاملات کو سدھارنے کی فرصت دی ہے بلکہ انہوں نے اپنے ہمسایوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔

ہندوستان کی یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ اس میں برہمنی ہندو ازم نے پھر سر نکال لیا ہے۔ یہ ایک ایسا سانپ ہے جو موقعہ پاتے ہی پھر سر نکال لیتا ہے۔ اور بغیر امتیاز کے اپنے بیگانوں کو ڈسنا شروع کر دیتا ہے۔ اس لئے جب تک اس سانپ کی سری مکمل طور پر کچلی نہیں جائے گی۔ نہ تو ہندوستان کی رہنے والی مختلف اقوام حقیقی جمہوری نظام قائم کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہیں اور نہ ہندوستان کے ہمسائے ممالک اس کی نیش زنی کے خطرے سے باہر ہو سکتے ہیں۔

افسوس یہ ہے کہ سورن ہندوؤں نے ہزاروں سال کی غلامی کی سزا بھگتنے کے باوجود شرافت کا سبق نہیں سیکھا۔ اور ہندو نفسانی عزائم بار بار ابھرتے رہے ہیں اور بار بار قدرت ان عزائم اور شرارتوں کی وجہ سے ان کو سزا دینے پر مجبور ہوتی رہی ہے۔ قدرت نے سینکڑوں بار [illegible] کھوٹی دھات کو کٹھالی میں [illegible] آگ کے شعلوں میں سے گزارا ہے۔ مگر ابھی تک کھوٹا کھرے سے علیحدہ نہیں ہو سکا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندوؤں میں بھی اچھے لوگ ضرور موجود ہیں۔ اور ایک زمانہ تھا جب ہندوؤں میں ایسے نیک دل لیڈر اور حکمران پیدا ہوتے تھے جو فراخ حوصلہ ہوتے تھے۔ چنانچہ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں۔ لیکن ایک زمانہ سے مکاری اور کذب و افترا اس قوم کا خاصہ بن گیا ہوا ہے اور برہمنوں نے ذاتی انتفاع کے لئے ایسی بدرسومات میں لوگوں کو جکڑ دیا ہوا ہے کہ وہ اس کے غبار میں کوئی روشنی نہیں دیکھ سکتے۔ افسوس ہے کہ اس دور میں جو لیڈران کو ملے ہیں وہ مکاری، فریب، وعدہ خلافی اور استبداد میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔

اس قوم کے لیڈروں کو کبھی سیدھی طرح سوچنے کی توفیق نہیں ملی۔ وہ ہمیشہ مکاری اور دغابازی ہی کو اور اس سے جو عارضی اور سطحی فائدے حاصل ہوتے ہیں مفید سمجھتے رہے ہیں۔ حالانکہ ان کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ ہمیشہ آخر میں ناکام ہوتے رہے ہیں اور جن کو وہ مٹانا چاہتے رہے ہیں۔ خود ہی ان کے محکوم بنتے چلے آئے ہیں۔

ہندوستان کے ایسے ہی عاقبت نااندیش لیڈروں سے آج پھر دنیا کو دوچار ہونا پڑا ہے۔ ان لیڈروں نے ہندوستانیوں کو رام کرنے کے لئے اور دنیا کو دھوکا دینے کے لئے اپنا دستور جمہوریت کے اصولوں پر بنا رکھا ہے۔ یہ دستور صرف تحریر میں موجود ہے ورنہ عمل منو سمرتی پر کیا جاتا ہے۔ مگر ان لیڈروں نے اپنے حقیقی عزائم کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے جمہوریت کا لوگوں کو جو سبز باغ دکھائے ہیں اب آہستہ آہستہ اس سے پردہ اٹھ رہا ہے۔ اور خود ہندوستان کے عوام جان گئے ہیں کہ وہ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے بعد اصل چولہے سے نکل کر بھاڑ میں گر گئے ہیں۔

پاکستان پر جارحانہ حملے نے ہندو ذہنیت کو تمام دنیا کے سامنے ننگا کر کے رکھ دیا ہے۔ اگرچہ امریکہ، روس، برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک کی بھی آنکھیں کھل گئی ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک یہ ممالک اس زہریلے سانپ کی حقیقت کا صحیح عرفان حاصل نہیں کر پائے۔ اور سمجھتے ہیں کہ وہ اس کی کچلیاں کند کرنے میں کامیاب ہو جائینگے یہی وجہ ہے کہ جہاں تمام دنیا کے ممالک ہندوستانی لیڈروں پر لعن طعن کی بارش کر رہے ہیں۔ وہاں یہ بڑی اقوام کھل کر اعترافِ حقیقت سے گریز کر رہی ہیں۔

ہندوستانی لیڈر دنیا کی نظر سے اس قدر گر گئے ہیں کہ اب ان کو دنیا میں اپنا کوئی دوست نظر نہیں آ رہا۔ اور وہ دن رات وفد وغیرہ بھیج کر اپنے دوستوں کی تلاش کر رہے ہیں۔ مگر وجے لکشمی پنڈت اور مسٹر رادھا کرشن جیسے لیڈر بھی اپنے مشن میں ناکام ہو کر واپس آ چکے ہیں۔ البتہ امریکہ، برطانیہ اور روس وغیرہ بڑی طاقتیں ان سے جو منافقانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں، ہندوستانی لیڈر اس سے اپنی ڈھارس بندھا رہے ہیں۔

الغرض پاکستان کو ایسے ہمسایہ سے واسطہ پڑ گیا ہے جس کے موجودہ لیڈر محض مکاری اور دغابازی کو ہی اپنا سرمایہ سمجھتے ہیں۔ جو وعدے کر کر کے مکر جاتے ہیں اور ذرا شرم محسوس نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں پاکستانیوں کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ جب تک ہندوستان میں حقیقی جمہوری خیال کے لوگوں کے ہاتھ میں حکومت نہ آئے اور جب تک ہندو سوفسطائیت گروہ برسر اقتدار ہے کم سے کم اس وقت تک اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت چست و چوبند رہے۔ اور ان مکار لیڈروں کے کسی فریب میں نہ آئے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جہاں مسلمانوں کو دوسرے معاملات میں راہنمائی عطا کی ہے۔ اسی طرح ضدی اور ہٹ دھرم وعدہ خلاف کفار سے ہوشیار رہنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ اور بتایا ہے کہ دشمن سے کبھی نجنت نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اپنی طاقت کو ہمیشہ اس نقطہ تک پہنچانے میں مصروف رہنا چاہیئے کہ جب دشمن حملہ کرے تو اس کو منہ کی کھانی پڑے۔ جیسا کہ فی الواقعہ حالیہ جنگ میں بھارت کو منہ کی کھانا پڑی ہے۔

یہ بات بے شک بڑے اطمینان کی ہے کہ پاکستانیوں نے اپنے عزیز وطن کی خاطر بیش بہا قربانیاں دے کر بھارت ایسے ذلیل دشمن کو سخت شکست دی ہے جس نے اس کا بھرم تباہ کر دیا ہے۔ بلکہ دنیا کے سامنے اس کے کمینہ عزائم کو ننگا کر دیا ہے۔ تاہم چاہیئے کہ ہم اس کو پھر ایسا ہی منہ توڑ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بھارت نے پہلے تو اچانک حملہ کیا تھا اور اگرچہ ہم اس کے کمینہ عزائم سے باخبر تھے مگر یہ خبر نہ تھی کہ وہ اتنا عاقبت نااندیش ہے کہ اعلان کئے بغیر حملہ کر دے گا۔ اس لئے اب جبکہ ہم اس کے اس کمینہ طریق سے بھی اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں ہمیں ہر لمحہ تیار رہنا چاہیئے اور کسی قسم کے فریب میں نہیں آنا چاہیئے۔

اصل بات یہ ہے کہ زندہ قومیں کبھی غافل نہیں ہوتیں اور ہمیشہ ہر قسم کے حملہ کے لئے تیار رہتی ہیں۔ اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ ہم تمام عیاشی کے سامانوں سے بالکل قطع تعلق کر لیں اور جس قدر ہو سکے اپنی ضروریات کا دائرہ تنگ کریں۔ عزت نفس اور آزادی کے لئے سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔

حکومت کو چاہیئے کہ جب تک مکار ہندوستان کی طرف سے خطرہ قائم ہے زیادہ سے زیادہ روپیہ دفاعی امور میں صرف کرے۔ پاکستانیوں کو چاہیئے کہ ایک ایک ٹیڈی پیسہ کو ضائع نہ ہونے دے اور اناج کا ایک ایک دانہ سنبھال کر رکھے۔ یہ امر باعث خوشی ہے کہ ہماری قیادت اس سے غافل نہیں ہے۔ اور ایک ترمیمی بجٹ پاس کرنے والی ہے جس میں دفاع کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم خرچ کی جائے گی۔

سچی بات یہ ہے کہ ہم ایک ایسے دور میں سے گزر رہے ہیں جب ہمارے ہر جوان بچے بوڑھے اور مستورات تک کو اپنی ساری توجہ اس طرف لگا دینی چاہیئے۔ اور تمام نفوس کو جنگی ٹریننگ یا جنگی معاملات سے تعلق رکھنے والے امور میں مہارت حاصل کرنی چاہیئے۔ اپنے اپنے فرائض نہایت محنت دیانتداری اور تندہی سے ادا کرنے چاہئیں اور ہر ایک کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جو کام وہ کر رہا ہے۔ اسی سے دشمن کو شکست ہوگی۔

اسلامی آدابِ جہاد

(رقمفرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ)

(۲)

۲۰۔ آنحضرت صلعم عموماً ہر لڑائی میں اپنی فوج کا کوئی لفظی شعار (WATCH WORD) مقرر فرمادیا کرتے تھے جس سے اپنا بیگانہ پہچانا جاتا تھا۔

۲۱۔ فوج میں شور و شغب کو ناپسند کیا جاتا تھا اور نہایت خاموشی کے ساتھ کام کرنے کا حکم تھا۔

۲۲۔ لڑائی سے پہلے آنحضرت صلعم اسلامی فوج کے مختلف دستوں پر صحابیوں کو امیر مقرر کرکے اُن کی جگہیں متعین فرما دیتے تھے اور فرائض سمجھا دیتے تھے ان کمانڈروں کے تقرر میں عموماً اس اصول کو مدنظر رکھا جاتا تھا کہ کسی دستہ پر اسی شخص کو امیر بنایا جاوے جو ان میں صاحب اثر ہو۔

۲۳۔ بعض خاص خاص موقعوں پر آپؐ کا یہ بھی طریق تھا کہ صحابہؓ سے خاص بیعت لیتے تھے۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر بیعت لینے کا ذکر قرآن شریف میں بھی ہے۔

۲۴۔ میدانِ جنگ میں آنحضرت صلعم کا حکم ہوتا تھا کہ جب تک میں حکم نہ دوں لڑائی شروع نہ کی جاوے۔

۲۵۔ لڑائی کے دوران میں بھی آپؐ خاص خاص احکام جاری فرماتے رہتے تھے اور خود یا کسی بلند آواز صحابی کے واسطے سے پکار پکار کر ضروری ہدایات کا اعلان فرماتے تھے۔

۲۶۔ مسلمانوں کو بھاگنے یا ہتھیار ڈالنے کی قطعاً اجازت نہیں تھی۔ حکم تھا کہ یا غالب آؤ یا شہید ہو جاؤ۔ ہاں جنگی اغراض کے [illegible] وقتی طور پر پیچھے ہٹ آنے کی اجازت تھی لیکن اگر کبھی کسی بشری کمزوری کے ماتحت بعض لوگ بھاگ جاتے [illegible] تو آپؐ ان سے زیادہ ناراض نہیں ہوتے تھے بلکہ انہیں آئندہ کے لئے ہمت دلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ شاید تم لوگ جنگی تدبیر کے طور پر دوبارہ حملہ کرنے کے لئے پیچھے ہٹ آئے ہو گے۔

۲۷۔ صحابہؓ کو حکم تھا کہ لڑائی میں کسی کے منہ پر ضرب نہ لگائیں۔

۲۸۔ آنحضرت صلعم فرمایا کرتے تھے کہ ضرب لگانے میں سب لوگوں سے زیادہ نرم مسلمان کو ہونا چاہیئے۔

۲۹۔ تاکیدی حکم تھا کہ جب تک عملاً لڑائی نہ ہو لے قیدی نہ پکڑے جائیں۔ یہ نہیں کہ دشمن کو دیکھا اور کمزور پاکر قیدی پکڑنے شروع کر دیئے۔

۳۰۔ حکم تھا کہ جو قیدی پکڑے جائیں انہیں بعد میں حسبِ حالات یا تو بطور احسان کے یونہی چھوڑ دیا جاوے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیا جاوے یا ضروری ہو تو قید میں رکھا جاوے مگر یہ قید صرف اس وقت تک رہ سکتی ہے کہ جب تک جنگ جاری رہے یا جنگ کی وجہ سے جو بوجھ پڑے ہوں وہ دُور نہ ہو جائیں اس کے بعد نہیں۔

۳۱۔ قیدیوں کے ساتھ نہایت درجہ نرمی اور شفقت کے سلوک کا حکم تھا۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کے حکم کی وجہ سے صحابہؓ کو خود اپنے آرام کی نسبت بھی قیدیوں کے آرام کا خیال زیادہ رہتا تھا۔ آنحضرت صلعم کا یہ بھی حکم تھا کہ جو قیدی آپس میں قریبی رشتہ دار ہوں ان کو ایک دوسرے سے ہرگز جُدا نہ کیا جاوے۔

۳۲۔ قیدیوں کا فدیہ صرف نقدی کی صورت میں لینے پر اصرار نہ کیا جاتا تھا۔ چنانچہ بدر کے بعض خواندہ قیدیوں سے آنحضرت صلعم نے یہ سمجھوتہ کیا تھا کہ اگر وہ مسلمانوں کو نوشت و خواند سکھا دیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا بعض اوقات کفار قیدیوں کو مسلمان قیدیوں کے تبادلہ میں بھی چھوڑ دیا جاتا تھا۔ نقد فدیہ کی صورت میں بھی مکاتبت کے طریق کی اجازت تھی۔

۳۳۔ مسلمانوں کو لوٹ مار اور غارت گری سے نہایت سختی سے روکا جاتا تھا چنانچہ اس کے متعلق کسی قدر مفصل بحث اوپر گزر چکی ہے۔

۳۴۔ حکم تھا کہ اگر لڑائی کے وقت بھی کوئی دشمن اسلام کا اظہار کرے تو خواہ اس نے مسلمانوں کا کتنا ہی نقصان کیا ہو فوراً اس سے ہاتھ کھینچ لو کیونکہ اب اس سے خطرہ کا احتمال نہیں رہا۔ چنانچہ اس ضمن میں اسامہ بن زید کا واقعہ اوپر گزر چکا ہے۔

۳۵۔ عہد و پیمان کے پورا کرنے کی نہایت سختی سے تاکید کی جاتی تھی۔ اور خود آنحضرت صلعم کو عہد کا اس قدر پاس تھا کہ جب حذیفہ بن یمان مکہ سے ہجرت کرکے بدر کے موقعہ پر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپؐ سے عرض کیا کہ میں جب مکہ سے نکلا تھا تو قریش نے یہ شبہ کرکے کہ شاید میں آپ کی مدد کے لئے جا رہا ہوں مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ میں آپ کی طرف سے ہو کر نہ لڑوں گا۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر تم جاؤ اور اپنا عہد پورا کرو ہمیں خدا کی امداد بس ہے (یہ آنحضرت صلعم کی کمال احتیاط تھی حالانکہ فتوے کے طور پر ایسا عہد جو جبر کے ساتھ حاصل کیا جاوے واجب الایفاء نہیں) اور حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں تو یہاں تک اعلان کیا تھا کہ جو مسلمان دشمن کے ساتھ دھوکا یا بدعہدی کرے گا میں اس کی گردن اُڑا دوں گا۔

۳۶۔ میدانِ جنگ میں جو مسلمان شہید ہوتے تھے انہیں غسل نہیں دیا جاتا تھا۔ اور نہ ہی خاص طور پر کفنایا جاتا تھا۔

۳۷۔ مجبوری کے وقت ایک ہی قبر میں کئی کئی شہداء کو اکٹھا دفن کر دیا جاتا تھا۔ اور ایسے موقعوں پر اُن لوگوں کو قبر میں پہلے اُتارا جاتا تھا جو قرآن شریف زیادہ جانتے تھے نیز شہداء کے متعلق حکم تھا کہ انہیں میدانِ جنگ میں ہی دفنا دیا جاوے۔

۳۸۔ شہداء کا جنازہ بعض اوقات تو لڑائی کے بعد فوراً پڑھ دیا جاتا تھا اور بعض اوقات جب امن کی صورت نہ ہو تو بعد میں کسی اور موقعہ پر پڑھا دیا جاتا تھا۔

۳۹۔ آنحضرت صلعم کا یہ عام طریق تھا کہ حتی الوسع دشمن کے مقتولوں کو بھی اپنے انتظام میں دفن کروا دیتے تھے۔

۴۰۔ اسلامی جنگوں میں لڑنے والے تنخواہ دار نہیں ہوتے تھے۔

(باقی)

میجر منیر احمد شہید کی یاد میں

میجر منیر احمد صاحب مرحوم مکرم خواجہ عبد القیوم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر کوئٹہ ڈویژن حال ربوہ کے صاحبزادے تھے آپ ملک کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

دے جذبِ منیر آج فدایانِ وطن کو
بھر دے مرے مولا یونہی دامانِ وطن کو

ہو روح تری کوثر و تسنیم سے سیراب
سینچا ہے ترے خوں نے گلستانِ وطن کو

جینے کی تمنا ہے تو مرنا ہی پڑے گا
پیغام ہے یہ تیرا جوانانِ وطن کو

اللہ کی رحمت ہے ہر اک چیز پہ حاوی
امید اسی کی ہے شہیدانِ وطن کو

یہ عمر مہ و سال سے ناپی نہیں جاتی
کہہ دے کوئی جا کر یہ محبانِ وطن کو

مرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں وہ زندۂ جاوید
جاں دے کے بچاتے ہیں جو ہر جانِ وطن کو

نسیم سیفی

مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۹۲۔ محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن موٹرز پشاور ۔۔۔ ۳۰۰

۱۹۳۔ محترمہ صادقہ رمضان صاحبہ ایم اے لیکچرار جامعہ نصرت فاروق آباد ربوہ ۔۔۔ ۳۰۰

۱۹۴۔ محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب کیمل پور ۔۔۔ ۳۰۰

۱۹۵۔ محترمہ ناصرہ ندیم صاحبہ نیروبی (مشرقی افریقہ) ۔۔۔ ۳۰۰

۱۹۶۔ محترمہ مسعودہ احمد صاحبہ ایوب " " ۔۔۔ ۳۰۰

۱۹۷۔ محترمہ حیات بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ربوہ ۔۔۔ ۳۰۰

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید)

انتخابات قائدین مجالس خدام الاحمدیہ مقامی

برائے سال ۶۷-۱۹۶۵ء

ہمارا نیا سال شروع ہونے میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ ہمارے تمام موجودہ قائدین مجالس مقامی کے تقرر کی میعاد ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہی ہے۔ سوائے ان قائدین کے جن کی منظوری اکتوبر ۱۹۶۷ء تک کے لئے بھجوائی جا چکی ہے۔ قائدین مجالس مقامی و اضلاع کی خدمت میں اخبار الفضل کے ذریعہ متعدد بار اعلانات کے ساتھ درخواست کی جا چکی ہے کہ وہ سال ۶۷-۱۹۶۵ء کے لئے قائدین مجالس مقامی کا انتخاب جلد از جلد کروا کر رپورٹ ارسال فرما دیں۔ تاکہ بروقت منظوری ہو جانے پر شروع سال میں ہی قائدین سالانہ پروگرام کے مطابق کام شروع کر سکیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس طرف پوری توجہ نہیں دی گئی۔ اور بہت کم مجالس کے انتخابات کی رپورٹس موصول ہوئی ہیں۔ امید ہے کہ قائدین اضلاع اس طرف خصوصی توجہ فرما کر مشکور فرما دیں گے۔ انتخاب کراتے وقت ---- انتخاب خادم کی پشت پر درج شدہ ہدایات کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اجلاس میں ان ہدایات کا سنایا جانا ضروری ہے اور انہی کی روشنی میں انتخاب ہونا چاہیئے۔ اجلاس کی صدارت امیر / پریذیڈنٹ۔ قائد ضلع یا مرکزی نمائندہ کر سکتا ہے۔ جس مجلس کے قائد کا انتخاب ہو رہا ہے۔ اس مجلس کا کوئی خادم خواہ وہ پریذیڈنٹ / امیر یا قائد ضلع ہی کیوں نہ ہو۔ صدارت نہیں کر سکتا۔ کورم اجلاس تمام خدام کی تعداد کے مطابق کم از کم نصف ہونا ضروری ہے۔

امید ہے۔ کہ تمام قائدین اضلاع و مقامی بلا تاخیر اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ اور جلد از جلد اس اہم ذمہ داری کو پورا فرمائیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وفات

میرے خاوند ڈاکٹر سید محمد اکرم صاحب روز جمعرات ۷ اکتوبر کو دوپہر کے ایک بجے دل کی حرکت بند ہو جانے سے اچانک انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اچھے بھلے تھے باقاعدہ ڈسپنسری جاتے اور اپنا کام کرتے تھے۔ دوپہر گیارہ بجے گھر آئے کھانا کھایا کچھ پریشان تھے لیٹ گئے اور لیٹتے ہی ایک منٹ میں ہی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اچانک موت نے اور اس صدمہ نے مجھے بالکل نڈھال کر دیا ہے۔ طبیعت بہت ہی غمزدہ اور پریشان ہے۔ تینوں لڑکے بھی کراچی تھے وہ بھی بروقت نہ پہنچ سکے۔ اپنے پیچھے چھ لڑکیاں تین لڑکے چھوڑ گئے۔ بڑی لڑکی مس کاظمی زنانہ گورنمنٹ کالج سیالکوٹ میں وائس پرنسپل ہے۔ دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ باقی تین لڑکیاں اور تینوں لڑکے کنوارے ہیں۔ جن کی سب ذمہ داریاں مجھ پر ہیں۔ صحت بہت کمزور ہے۔ اپنے دوستوں بزرگوں درویشان قادیان سے دعا کی خواہشگار ہوں کہ خدا مجھے ہمت اور صبر دے۔ بہت کم گو اور اپنے پیشہ سے بہت دلچسپی رکھتے تھے۔ آخر وقت تک کام کرتے رہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ کریم اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور سب بچوں کو بھی ہمت اور صبر دے اور مجھے اپنے فرائض سے سبکدوش ہونے کی توفیق دے۔ اور ان کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کی مغفرت ہو۔ اور اپنی بے انتہا بخششوں سے نوازے۔

(غمزدہ پریشان حال سیدہ نعیمہ بنت حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سی جماعتوں نے شروع سال میں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی شروع کر دی ہوتی ہے۔ لیکن بعض جماعتوں نے ابھی تک اس چندہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں کی اب جبکہ جلسہ سالانہ میں صرف دو ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ عام اور حصہ آمد کے ساتھ ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بھی پوری محنت اور تندہی سے کریں۔ تا جلسہ سالانہ تک ہر مقامی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا سال رواں کا بجٹ بھی پورا ہو جائے اور جن جماعتوں کے ذمہ گزشتہ سالوں کے بقائے ہیں وہ بھی وصول ہو جائیں۔

یہ خیال رہے کہ چندہ عام و حصہ آمد کی طرح چندہ جلسہ سالانہ بھی لازمی چندہ ہے اسلئے تمام عہدیداروں کو انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی احمدی جس کی کچھ بھی آمد ہو۔ اس چندہ کی ادائیگی کے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔

(ناظر بیت المال)

قومی دفاع میں اطفال الاحمدیہ کا حصہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے قومی دفاع کے لئے بچوں کو تیار کرنے کے لئے ضروری ہدایات شائع کر کے ہر مجلس کو بھجوا دی ہیں۔ قائدین اور ناظمین ان پر عمل کروانے کی سعی کریں۔ اور رپورٹ مرکز کو بھجوائیں۔ یہ کتابچہ اگر کسی کو نہ ملا ہو تو خط لکھنے پر دوبارہ مل سکتا ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قومی دفاعی فنڈ میں فراخدلی سے چندہ دیجئے!

چندہ کہاں دیا جائے؟

کسی بھی ڈاک خانہ میں

حسب ذیل بنکوں کی کسی بھی برانچ میں:-

۱۔ اسٹیٹ بنک آف پاکستان ۲۔ نیشنل بنک آف پاکستان

۳۔ حبیب بنک لمیٹڈ ۴۔ کامرس بنک لمیٹڈ

۵۔ یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ ۶۔ مسلم کمرشل بنک لمیٹڈ

۷۔ سٹینڈرڈ بنک لمیٹڈ ۸۔ آسٹریلیشیا بنک لمیٹڈ

۹۔ ایسٹرن مرکنٹائل بنک لمیٹڈ ۱۰۔ بنک آف بہاولپور

چندہ کیسے دیا جائے

نقد۔ چیک۔ ڈرافٹ۔ پرائز بانڈ سیونگز سرٹیفکیٹ گورنمنٹ سیکورٹیز

مذکورہ بنکوں

میں سونا اور چاندی بھی جمع کروایا جا سکتا ہے۔

جاری کردہ

کمیٹی قومی دفاعی فنڈ

درخواست ہائے دعا

۱۔ مسجد احمدیہ جھنگ الزام کے کیس کا عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(امیر جماعت احمدیہ جھنگ الزام)

۲۔ میری اہلیہ بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ ان کا کھانا پینا کئی دنوں سے چھوٹا ہوا تھا۔ اب بفضلہ تعالیٰ ۲۴ گھنٹے میں آدھ پاؤ دودھ ہضم ہونے لگا ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(شیخ رشید احمد کاذکن ٹی۔ آئی کالج ربوہ)

بندوق پستول ریوالور اور دیگر ہر قسم کے اسلحہ کی خرید کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
جنرل ملز سٹورز
کچہری بازار سرگودھا
توشیح محمود الحسن

کشمیر کے متعلق بھارت نے مسلسل عہد شکنی اور منافقت سے کام لیا ہے

امریکہ کے ممتاز براڈکاسٹر مسٹر ٹوٹس کا بیان

راولپنڈی ـــــ امریکہ کے ممتاز براڈکاسٹر مسٹر فلٹس ٹوٹس جونیئر نے مسئلہ کشمیر پر متعدد نشری تبصروں میں کہا ہے کہ اس اٹھارہ سالہ تنازعہ کی تاریخ بھارت کی مسلسل غداری، بدعہدی، اور رسوائی کی تاریخ ہے۔ بھارت نے اس مسئلے کو سلجھانے کے لئے بار بار محض اس لئے وعدے کئے کہ ان کو توڑ دیا جائے۔ بھارت نے ناقابل تردید حقائق کو جھٹلانے کی کوشش کی ہے۔

مسٹر ٹوٹس نے ستمبر کے مہینہ میں ریڈیو پر مسئلہ کشمیر پر جو مختلف تبصرے کئے ہیں۔ ان کی تفصیلات اب موصول ہوئی ہیں۔ انھوں نے کہا اقوام متحدہ کی بنیاد اس پر ہے کہ تمام لوگوں کو حق خود ارادیت دلایا جائے گا۔ اور عوام کو اپنی پسند کی حکومت قائم کرنے میں مدد دی جائے گی اقوام متحدہ کے منشور میں یہ حق تمام قوموں کے لئے تسلیم کیا گیا ہے اور کشمیری عوام کو اس سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ مسئلہ کشمیر کو سلجھانا مشکل نہیں۔ تمام واقعات اور شواہد موجود ہیں جن کے متعلق شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

کشمیر میں اسی فیصد مسلمان آباد ہیں۔ اگر رائے شماری کرائی گئی تو وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کریں گے۔ چونکہ بھارت اس بات کو جانتا ہے اس لئے وہ رائے شماری کرانے پر آمادہ نہیں ہوتا اور اس نے فوجی طاقت کے بل پر کشمیر پر قبضہ کر رکھا ہے۔

پاکستان کی موجودہ کارروائی بھارت کے اس اختیار کو چیلنج ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر کو اب فوجی طاقت کے بل پر اپنے قبضہ میں نہیں رکھ سکتا۔ پاکستان کا اقدام بھارت کے لئے یہ الٹی میٹم بھی ہے کہ خواہ وہ پسند کرے یا نہ کرے کشمیر میں اب رائے شماری کو روکا نہیں جا سکتا۔

انھوں نے کہا کہ امریکی وزیر خارجہ اس معاملے میں خواہ کتنی ہی لچھے دار باتیں کیوں نہ کرے۔ تمام لوگوں پر یہ واضح ہو جانا چاہیئے کہ پاکستان نے جارحیت نہیں کی ہے بلکہ اس کے برعکس بھارت ۱۸ برس سے جارحیت کا ارتکاب کرتا چلا آیا ہے۔ اس نے کشمیر کو فوجی طاقت کے بل پر غلام بنا رکھا ہے پاکستان اب بھارت کی جارحیت کو چیلنج کر رہا ہے اور فوجی قوت کا جواب فوجی قوت سے دے سکتا ہے۔

بھارت نے مسئلہ کشمیر کے متعلق بھی اسی قسم کی دورخی پالیسی اور منافقانہ طرز عمل روا رکھا ہے جس کا مظاہرہ وہ ہمارے ساتھ کرتا رہا۔ ہمارے سفیروں کا تو نئی دہلی میں تو مذاق اڑایا جا رہا ہے لیکن واشنگٹن میں ہماری حکومت کی تعریف کی جا رہی ہے۔

کون حق پر ہے؟

ایسے حالات میں یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہم غیر جانبدار رہیں۔ کیا ہم غیر جانبدار رہ کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ پاکستان اور بھارت دونوں حق پر ہیں۔ کیا ہم یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اٹھارہ سالہ ریکارڈ کا سرے سے وجود ہی نہیں اور جو وعدے کئے گئے تھے۔ وہ کبھی نہیں کئے گئے تھے اور کیا بھارت کا طرز عمل کا جائزہ کسی ایسے تناظر سے لیا جائے گا جس کا امریکہ یا دنیا کے دوسرے ملکوں پر اطلاق نہیں ہوتا؟

مسٹر ٹوٹس نے کہا آج تک میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ ہم بھارت کے کس لحاظ سے احسان مند ہیں اور امریکی محکمہ خارجہ پر بھارت کا جادو کیوں چل گیا ہے؟ بھارت میں دنیا کا بدترین قسم کا ذات پات کا نظام رائج ہے اس وقت تک ہم نے اقتصادی امداد دی ہے اس کا نتیجہ صرف یہ ہوا ہے کہ امیر امیر تر اور غریب اور زیادہ غریب ہو گیا ہے۔ بھارت کے پاس جو جادو ہے اس کی وجہ سے جب ہم مسئلہ کشمیر پر غور کرتے ہیں تو اس پر انوکھے قانون اور قاعدے کی روشنی میں غور کرتے ہیں اور انصاف شرم سے منہ چھپا لیتا ہے

بھارتی حکمرانوں نے اپنی پالیسی تبدیل نہ کی تو ان کا حشر بھی ہٹلر جیسا ہوگا

تریوندرم (بھارت) بھارتی صوبہ کیرالا کے سابق وزیر اعلیٰ اور بائیں بازو کے مشہور کمیونسٹ رہنما نمبودری پد نے کہا ہے کہ کشمیر بھارت کا حصہ نہیں ہے انھوں نے شاستری حکومت پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اگر بھارتی رہنماؤں نے بین الاقوامی امور کے بارہ میں اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی نہ کی تو ان کا حشر بھی مسولینی اور ہٹلر اور ٹوجو جیسا ہوگا مسٹر نمبودری پد یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے پاکستان سے جنگ چھیڑنے پر شاستری حکومت کی سخت مذمت کی اور بھارتی وزیر اعظم کو خبردار کیا کہ وہ اس جنگ کو معمولی بات نہ سمجھیں کیرالا کے سابق وزیر اعلیٰ نے کہا چین اور پاکستان سے سرحدی تنازعات جنگ سے طے نہیں ہو سکتے۔ شاستری کو اپنے موجودہ مشیروں سے قطع تعلق کر لینا چاہیئے جو یہ سمجھتے ہیں کہ چین اور پاکستان سے تنازعات جنگ کے ذریعے ہی طے کئے جا سکتے ہیں مسٹر نمبودری پد نے کہا بھارت کو اپنے ہمسایوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے چاہئیں اور اس کے لئے بھارت کو درانداز کی پالیسی پر عمل کرنا چاہیئے نہ کہ ہمسایہ ممالک پر اپنی مرضی کے حل ٹھونسے۔ مسٹر نمبودری پد نے بھارتی حکومت کے اس موقف سے اتفاق کرنے سے انکار کر دیا کہ کشمیر بھی دوسرے صوبوں کی طرح بھارت کا صوبہ ہے آپ نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے دور اندیشی اور معقولیت پر مبنی پالیسی کی ضرورت ہے مسٹر نمبودری پد نے کانگرسی رہنماؤں کے اس مطالبہ کا بھی ذکر کیا کہ کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دے کر کمیونسٹ رہنماؤں کو گرفتار کر لیا جائے۔ آپ نے کہا میں جیل کی سلاخوں سے خائف نہیں ہوں لیکن میں بھارت کا شیرازہ منتشر ہونے کے آثار واضح طور پر دیکھ رہا ہوں اور ایک محب وطن کی حیثیت سے میں حقائق بیان کرنے پر مجبور ہوں خواہ وہ بھارتی حکمرانوں کو تلخ ہی کیوں نہ معلوم ہوں۔

سکھوں نے اپنی خود مختار حکومت قائم کرنے کیلئے انقلابی کونسل قائم کر لی

ماسٹر تارا سنگھ کو گرفتار کر لیا گیا انقلابی کونسل کا بیان

ہانگ کانگ ـــــ بھارتی حکومت نے سکھوں کے ممتاز رہنما ماسٹر تارا سنگھ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انھیں وسطی بھارت کے کسی نامعلوم مقام پر قید تنہائی میں ڈال دیا گیا ہے اس کا انکشاف سکھوں کی خفیہ تنظیم خالصہ انقلابی کونسل کے ایک اعلان میں کیا گیا ہے۔

بھارت کے سکھوں نے اپنی خود مختار حکومت قائم کرنے کے لئے خالصہ انقلابی کونسل کے نام سے ایک خفیہ تنظیم قائم کر لی ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر مشرقی پنجاب میں کسی نامعلوم جگہ پر قائم کر دیا گیا ہے انقلابی کونسل نے ایک کتابچہ شائع کیا ہے جس میں سکھوں کے لئے الگ اور خود مختار مملکت قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے اس مملکت کا نام سکھستان رکھا گیا ہے۔ انقلابی کونسل کا کتابچہ بھارت کے تمام حصوں اور بیرونی ممالک میں مقیم سکھوں میں بھاری تعداد میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس میں سکھوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف بھارت کی جنگ میں کوئی حصہ نہ لیں۔ کونسل نے کہا ہے کہ بھارتی حکمرانوں نے پنجابی صوبہ کے مطالبہ سے سکھوں کی توجہ ہٹانے اور ملک کے عوام کو بے وقوف بنانے کے لئے پاکستان پر حملہ کیا ہے

ماسٹر تارا سنگھ کی گرفتاری

خالصہ انقلابی کونسل کے کتابچہ میں انکشاف کیا گیا کہ بھارتی حکومت نے ماسٹر تارا سنگھ کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور انہیں وسطی ہند کے کسی مقام پر قید تنہائی میں رکھا جا رہا ہے۔ شاستری حکومت نے سنت فتح سنگھ کو بیوقوف بنانے میں کامیاب ہو گئے کیونکہ ان کے جھوٹے وعدے کبھی پورے نہیں ہوں گے

سکھ فوجیوں سے اپیل

خالصہ انقلابی کونسل نے بھارتی فوج کے سکھ افسروں اور جوانوں سے اپیل کی ہے کہ انہیں پاکستان کے خلاف جنگ میں اپنا خون نہیں بہانا چاہیئے کیونکہ پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے جس سے سکھ ضرورت پڑنے پر مدد کی درخواست کر سکتے ہیں پاکستان نے بھارت کی انتہائی اشتعال انگیزیوں کے باوجود سکھوں کے مقدس شہر امرتسر پر بمباری نہ کر کے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ اس کے برعکس ہندو فاشسٹوں نے ۲۳ ستمبر کو خود ہی امرتسر پر بمباری کر کے اس گھناؤنے جرم کا الزام پاکستان پر ڈالنے کی ناکام کوشش کی۔

ہمارے وطن کو میدان جنگ بنایا گیا

انقلابی کونسل کے کتابچہ میں سکھوں سے کہا گیا ہے کہ انہیں پنجاب میں اپنا وطن قائم کرنے کی جدوجہد تیز کر دینی چاہیئے۔

کتابچہ میں سکھوں کو تلقین کی گئی ہے کہ خالصہ سرکار کے سپاہیوں کو اپنے مظلوم سکھ بھائیوں کے لئے الگ وطن حاصل کرنے کی خاطر پھر ایک بار ہتھیار لے کر اٹھ کھڑے ہونا چاہیئے ہمیں تاریخ سے سبق حاصل کر کے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی طرح اپنا وطن حاصل کرنے کی کوششیں دوچند کر دینی چاہئیں جہاں پر ہم اپنے رسم ورواج زبان اور مذہب کے مطابق باعزت زندگی گزار سکیں"۔

اپیل میں مزید کہا گیا کہ ہندوؤں نے ہماری مادر وطن کو میدان جنگ بنا دیا ہے ہندو فاشسٹوں کی اغراض کے لئے سکھوں کو فٹ بال بنا دیا گیا ہے۔ (امروز ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

سارے پاکستان اور آزاد کشمیر میں یومِ آزاد کشمیر پورے جوش و خروش سے منایا گیا

مقبوضہ کشمیر کو ہر قیمت پر آزاد کرانے کے نئے جوش اور نئے عزم کا اظہار

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر۔ کل سارے پاکستان اور آزاد کشمیر میں غیر معمولی جوش و خروش اور مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کے نئے عزم کے ساتھ یوم آزاد کشمیر منایا گیا۔ آج سے اٹھارہ سال قبل آج کے دن ہی آزاد کشمیر حکومت قائم کی گئی تھی۔ اہل کشمیر کی سپاہ حریت نے ڈوگرہ راج کے ظالمانہ چنگل سے اپنے وطن کا ایک بہت بڑا حصہ آزاد کرا لیا تھا اور وہ دم توڑتے ہوئے ڈوگرہ راج پر آخری ضرب لگانے ہی والے تھے کہ بھارت کی سامراجی فوجوں نے بیچ میں کود کر ریاست کے ایک حصہ پر بھارت کی غلامی مسلط کر دی۔

یوم آزاد کشمیر مقبوضہ کشمیر کی آزادی کی دعاؤں سے شروع ہوا اور اس عزم کی تجدید کی گئی کہ آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کے لئے حق خود ارادیت کے حصول کی جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔

آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد میں ایک عظیم الشان پریڈ ہوئی۔ صدر آزاد کشمیر جناب عبدالحمید نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے باشندے آخری دم تک بھارتی سامراج کے خلاف اپنی جدوجہد آزادی جاری رکھنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ بھارتی سامراج کے ایک ایک سپاہی کو کشمیر کی سرزمین سے نکال باہر نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے اقوام متحدہ کو خبردار کیا کہ جب تک آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری سے متعلق بین الاقوامی وعدے پورے نہیں ہوں گے اور اقوام متحدہ خود اپنے سابقہ فیصلوں کو عملی جامہ نہیں پہنائے گی اس وقت تک ایشیا میں امن بحال نہیں ہوگا۔ آپ نے ان تمام ملکوں کا شکریہ ادا کیا جو اہل کشمیر کی جدوجہد آزادی کی حمایت کر رہے ہیں۔

وہ منظر واقعی متاثر کرنے والا تھا جب آزاد کشمیر کا جھنڈا لہرایا گیا۔ جھنڈے کو فضا میں بلند ہوتا دیکھ کر مقبوضہ کشمیر سے آئے ہوئے نئے مہاجروں کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے انہوں نے پہلی بار آزادی کا پرچم لہراتے دیکھا تھا۔

انہوں نے وارفتگی کے عالم میں آزاد کشمیر زندہ باد، پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ ایک خاص تقریب میں صدر آزاد کشمیر نے فوج اور پولیس کے جوانوں کو بہادری اور شجاعت کے تمغے عطا کئے۔

مظفر آباد اور آزاد کشمیر کے دوسرے شہروں میں نیز مشرقی و مغربی پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں عام جلسے منعقد ہوئے۔ جن میں ہر طبقۂ خیال کے لیڈروں نے عوام سے خطاب کر کے اس عزم اور عہد کی تجدید کی کہ پاکستان اور کشمیر کا بچہ بچہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک کہ بھارتی سامراج کے قبضہ سے سرزمین کشمیر کا چپہ چپہ آزاد نہ کرا لیا جائے گا۔

روس پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کیلئے امداد دے گا

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر۔ روسی اقتصادی ماہروں کے وفد کے سربراہ جیکب بینیوک نے کہا ہے کہ روس تیسرے پنج سالہ منصوبہ کے تقریباً ۳۰ بڑے ترقیاتی منصوبوں کے لئے امداد دے گا۔ وہ لاہور سے یہاں پہنچنے پر ہوائی اڈہ پر نامہ نگاروں سے گفتگو کر رہے تھے۔

انہوں نے بتایا کہ جن منصوبوں کے لئے امداد دی جائے گی۔ ان میں فولاد کے کارخانے بجلی گھر، ریڈیائی مواصلات بندرگاہیں، ہوائی اڈے۔ اور زرعی ترقی کی کئی سکیمیں شامل ہیں۔ پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے مطابق جیکب بینیوک نے کہا کہ روس تیسرے منصوبہ کے لئے تقریباً تین کروڑ ڈالر (پندرہ کروڑ روپے) کی امداد دے گا۔

بھارت کی طرف سے خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری ہے

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر۔ بھارت کی طرف سے فائر بندی اور پاکستان کے فضائی علاقے کی خلاف ورزی جاری ہے بھارت کے فوجی طیاروں نے فاضلکا، سیالکوٹ اور بہاول نگر سیکٹروں میں ہمارے علاقے پر پرواز کی اور دشمن کی فوجوں نے سلیمان کی، عالم شاہ خورد، منڈھر اور سلہٹ سیکٹروں میں ہماری چوکیوں پر فائرنگ کی۔ ہماری شیر دل فوجوں نے بھارتی فوجوں کو گولی کا جواب گولی سے دیا۔

سلیمان کو کابینہ بنانے کی دعوت

انقرہ ۲۵ اکتوبر۔ ترکی کے صدر جمال گرسل نے جسٹس پارٹی کے سربراہ مسٹر سلیمان دیمیرل کو کابینہ بنانے کی دعوت دیدی۔ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر سلیمان منگل تک اپنی کابینہ کا اعلان کریں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ مجلس شوریٰ کامیابی سے اختتام پذیر ہو گئی

سالانہ اجتماع پر خرچ ہونیوالی تمام رقم دفاعی فنڈ میں دینے کا فیصلہ

صدر محترم کی طرف سے خدام سے دل کھول کر دفاعی فنڈ میں چندہ دینے کی اپیل

ربوہ ۲۵ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ مجلس شوریٰ جو یہاں مورخہ ۲۲ اکتوبر کی شام کو شروع ہوئی تھی مورخہ ۲۴ اکتوبر کو سوا چار بجے سہ پہر کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس شوریٰ کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہنگامی حالات کی وجہ سے امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع منعقد نہیں کیا جائے گا اجتماع کے انعقاد پر جو رقم خرچ ہونا تھی وہ تمام کی تمام قومی دفاعی فنڈ میں دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آپ نے خدام سے اپیل کی کہ وہ قومی دفاعی فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیں۔

امسال مجلس شوریٰ میں ۹۲ مجالس خدام الاحمدیہ کے ۳۱۵ نمائندگان نے شرکت کی۔ یہ تعداد ملک کے ہنگامی حالات کے باوجود گزشتہ سال کی تعداد سے بقدر گیارہ زیادہ ہے۔

مورخہ ۲۳ اکتوبر بروز ہفتہ رات پونے آٹھ بجے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر تعمیر ہال میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ مجلس شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ مجلس شوریٰ کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمائی۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد سب خدام اور نمائندگان شوریٰ نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد محترم مرزا لطف الرحمٰن صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجالس خدام الاحمدیہ کی کارگزاری کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد محترم صاحب صدر نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہنگامی حالات کے باوجود ہمیں مجلس شوریٰ منعقد کرنے کی توفیق ملی ہے۔ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں رائے دینے اور درست فیصلے کرنے کی توفیق دے اور ان میں برکت ڈالے آمین۔ مجلس کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خدام اور قائدین پر زور دیا کہ وہ آئندہ سالوں میں زیادہ جوش اور ولولہ سے کام کریں اور اس سال کی کمی کو پورا کریں۔ ملک کے ہنگامی حالات اور مجلس مرکزیہ کے ہال کی تعمیر کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے خدام کو خاص طور پر تحریک جدید کے مطالبات کی طرف توجہ دلائی اور سادہ لباس پہننے اور سادگی اپنانے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ ہنگامی حالات کی وجہ سے اجتماع منعقد نہیں کر سکے اس کے اخراجات ملک کے دفاعی فنڈ میں دیئے جائیں گے سب خدام کو چاہیئے کہ وہ دفاعی فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیں۔

افتتاحی خطاب کے بعد ایجنڈا کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے تین سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ رات کو ان کمیٹیوں کے اجلاس ہوئے۔
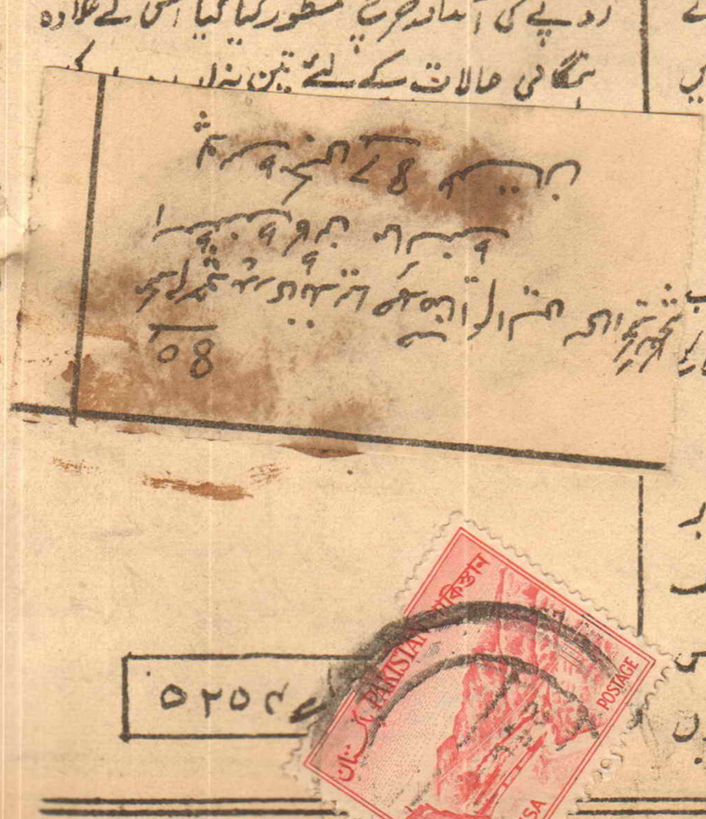
اگلے روز یعنی مورخہ ۲۴ اکتوبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے سے بارہ بجے تک اور پھر سوا دو بجے سے سوا چار بجے تک مجلس شوریٰ کے اجلاس ہوئے جن میں ان کمیٹیوں کی رپورٹ پیش ہوئی اور نمائندگان نے اپنی آراء کا اظہار کیا۔ اس مجلس شوریٰ میں ۱۹۶۵-۶۶ء کا بجٹ آمد و خرچ بھی پیش کیا گیا۔ امسال بجٹ میں ۲۰۶۵۱۰ روپے کی آمد و خرچ منظور کیا گیا اس کے علاوہ ہنگامی حالات کے لئے تین لاکھ [illegible]